تنزیل وتاویل

تفسیر آیۃ:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا ..... مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الخ

(۲)

اس قاعدۂ کلیہ کے تحت یہ آپ سے آپ لازم آجاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی بھی تصدیق کی جائے، کیونکہ اگر کوئی شخص تمام انبیاء پر ایمان لائے، اور صرف آنحضرت پر ایمان لانے سے انکار کرے، یا تمام کتب آسمانی کو مانے اور صرف قرآن کو نہ مانے، تو در حقیقت وہ تمام انبیاء اور تمام کتب آسمانی، بلکہ اصل دین الٰہی کا منکر ہوگا، جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اس بات کی تصریح قرآن مجید میں ایک جگہ نہیں، بیشمار مقامات پر کی گئی ہے، اور اسی بنا پر انبیائے سابقین اور کتب سابقہ کے ماننے والوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے، اور ان سے صاف صاف کہا گیا ہے کہ اگر تم ان پر ایمان نہ لاؤ گے تو کفر کے مجرم ہوگے۔

وَلَمَّا جَاءَھُمْ کِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ
یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
فَلَمَّا جَاءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ

اور جب خدا کی طرف سے ان کے پاس وہ کتاب آئی جو انہی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو انکے پاس پہلے سے موجود تھیں، تو باوجودیکہ وہ اس کتاب کی آمد سے پہلے کفار کے مقابلے میں اسی کتاب کی توقع پر فتح کی

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	دعائیں کرتے تھے، مگر اسکے آنے پر انہوں نے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اس سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ اسے خوب پہچانتے تھے
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا	پس خدا کی لعنت ہو ان کافروں پر ...... اور جب
وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ (البقرہ-۱۱)	ان سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ اس چیز پر جو خدا نے

بھیجی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو صرف اسی کو مانینگے جو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس کے سوا دوسری کتاب کو ماننے سے وہ انکار کرتے ہیں۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اللہ نے تم پر یہ کتاب برحق اتاری ہے۔
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	یہ تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	آچکی ہیں ...... بے شک جو لوگ خدا کی
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (آل عمران-۱)	آیتوں کے منکر ہیں انکے لیے سخت عذاب ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	اے اہل کتاب! ایمان لے آؤ اُس
اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ	کتاب پر جو ہم نے اتاری ہے اور جو ان کتابوں
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا	کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود
فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ	ہیں، قبل اسکے کہ ہم چہروں کو بگاڑ کر الٹا دیں
نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ	یا ان کو اسطرح لعنت زدہ کر دیں جسطرح ہم نے
السَّبْتِ (النساء-۷)	اصحاب سبت کو لعنت زدہ کیا۔

ان سے بھی زیادہ صاف الفاظ میں وہ آیت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ	اور اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ضرور
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ	ہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کتاب پر

مَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ ...... اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ (آل عمران - ۲۰) جو تمہاری طرف بھیجی گئی اور ان کتابوں پر جو انکی طرف بھیجی جا چکی تھیں ..... ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہے۔

یہ آیت نہایت واضح طور پر آیت زیر بحث کی تفسیر کر رہی ہے۔ وہاں کہا گیا تھا کہ مسلمان، یہودی، عیسائی، صابی، ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان لائیگا وہ اس کا اجر اپنے پروردگار کے ہاں پائیگا۔ یہاں اسکی تفسیر اس طرح کر دی گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے آجانے کے بعد صرف وہی اہل کتاب خدا کے ہاں اجر پا سکینگے جو اللہ پر اور اسکی بھیجی ہوئی پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ اس کتاب پر بھی ایمان لائیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔ اس سے زیادہ کھلی ہوئی تفسیر اور کیا ہو سکتی ہے؟

اس کے باوجود جو شخص آیت زیر بحث سے یہ معنی نکالتا ہے کہ یہودی کا بس پکا یہودی بن جانا اور عیسائی کا محض سچا عیسائی بن جانا، قرآن کی نظر میں ہدایت یافتہ اور مستحق اجر ہونے کے لیے کافی ہے، وہ خود قرآن کے صریح بیانات کے خلاف قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کو تورات اور انجیل کے اتباع کی دعوت دیتا ہے، مگر یہ بھی خبر ہے کہ اس دعوت کے معنی کیا ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہود و نصاریٰ، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر توراۃ و انجیل کا اتباع کریں، بلکہ اسکا مطلب در اصل یہ ہے کہ توراۃ و انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کی پیروی کرنے کے لیے جو ہدایات دی گئی تھیں ان کا اتباع کیا جائے، چنانچہ قرآن میں صاف کہدیا گیا ہے کہ اب توراۃ و انجیل کا حقیقی اتباع، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے :-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ (المائدہ -) اے اہل کتاب تمہارا دعوائے حق پرستی بیچ ہے جب تک کہ تم توراۃ اور انجیل اور اس کتاب کی پیروی پر قائم نہ ہو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ...... أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف - ۱۹) جو لوگ اس پیغمبر نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر انہیں توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے...... وہی درحقیقت فلاح پانیوالے ہیں۔

یہ صرف اسی بنا پر نہیں ہے کہ قرآن اُسی تعلیم خداوندی کو پیش کرتا ہے جسکو توراۃ اور انجیل پیش کرتی تھیں، بلکہ یہ اس وجہ سے بھی ناگزیر ہے کہ قرآن اُس تعلیم ہدایت کا جدید ترین (Latest) بلکہ آخری ایڈیشن (Last edition) ہے۔ اس میں بہت سی اُن چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو پچھلے ایڈیشنوں میں نہ تھیں، اور بہت سی وہ چیزیں حذف کردی گئی ہیں جنکی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ لہذا جو شخص اس ایڈیشن کو قبول نہ کرے گا وہ صرف خدا کی نافرمانی ہی کا مرتکب نہ ہوگا بلکہ ان فوائد سے بھی محروم رہ جائیگا جو آخری اور جدید ترین ایڈیشن میں انسان کو عطا کیے گئے ہیں:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (المائدہ - ۳) اے اہل کتاب، تمہارے پاس ہمارا پیغمبر آگیا ہے جو تم کو کتاب الٰہی کی بہت سی وہ باتیں کھول کر بتاتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو، اور بہت سی

چیزوں سے معاف بھی کر دیتا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف-۱۹)

اور وہ اُن کے لیے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بھاری بوجھ اور وہ طوق وسلاسل اتار دیتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے۔

نیز یہ اسلیے بھی ضروری ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی پچھلی کتابوں میں قصداً تحریف کی، اور بہت سی چیزوں کو بھلا دیا، اور بعض کتابوں (مثلاً اصلی منزّل من اللہ انجیل) کو کھو دیا، جسکی وجہ سے اب یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص اتباع قرآن کے بغیر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور توراۃ وانجیل کا حقیقی اتباع کر سکے:

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ...... وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (المائدہ-۳)

یہودی الفاظ کو ان کے اصل معنوں سے پھیر دیتے ہیں، اور انہوں نے ان ہدایتوں کا ایک بڑا حصہ بھلا دیا جو ان کو دی گئی تھیں ...... اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں ان سے ہم نے عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی ان ہدایات کا ایک حصہ بھلا دیا جو ان کو دی گئی تھیں۔

اب یہ ظاہر ہے کہ جن قوموں کے متعلق خود قرآن نے تصدیق کی ہے کہ ان کو خدا کی طرف سے کتاب دی گئی تھی، ان کیلیے بھی جب اتباع قرآن کے سوا ہدایت کا کوئی راستہ نہیں ہے، تو پھر ان قوموں کو اتباع قرآن کے بغیر ہدایت کا راستہ کیسے مل سکتا ہے جن کا اہل کتاب ہونا محض قاعدۂ کلیہ لکل قوم ھاد کی بنا پر فرض کر لیا گیا ہے۔

بظاہر یہ کہنے میں بڑی رواداری نظر آتی ہے کہ "اسلام صرف اپنے آپ ہی کو برحق نہیں کہتا بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی سچا سمجھتا ہے، اور اسکا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ لوگ جب تک اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑ کر اسلام نہ لے آئیں، ہدایت اور نجات سے بہرہ یاب نہ ہونگے، بلکہ وہ تو صرف یہ کہتا ہے کہ اپنے اپنے مذہبوں کی اصلی تعلیمات کا اتباع کرو" — لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سراسر ایک غیر معقول بات ہے۔ دو نقطوں کے درمیان جس طرح خط مستقیم ایک ہی ہو سکتا ہے، اسی طرح انسان سے خدا تک صراط مستقیم بھی ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اسلام جب اپنے آپ کو صراط مستقیم کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ لازم آجاتا ہے کہ اس کے سوا جتنے راستے ہیں وہ ان سب کو غلط اور ٹیڑھے راستے قرار دے۔ کسی راستہ کو صراط مستقیم بھی کہنا اور پھر مختلف راستوں کو راہ راست بھی قرار دینا، کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے۔ یہ اگر رواداری ہے تو محض ایک جھوٹی رواداری ہے، اور قرآن ایسی رواداری سے صاف انکار کرتا ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا	اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، لہٰذا تم اسی
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ	خدا کی راہ سے بھٹکا دینگے۔ یہ ہدایت ہے جو خدا نے
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام-۱۹)	تم کو دی ہے شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

رواداری جتنی مستحسن چیز ہے، اس سے بدرجہا زیادہ غیر مستحسن چیز جھوٹ ہے۔ جس شخص کو اس معاملہ میں اپنی رواداری کا مظاہرہ کرنا ہو وہ اپنی طرف سے ایسی بات کہہ سکتا ہے، مگر اسے قرآن کی طرف سے وہ بات کہنے کا کیا حق ہے جو اس نے نہیں کہی، بلکہ جس کے خلاف وہ علی الاعلان کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی پیروی کے سوا کوئی راستہ

بھی صحیح راستہ نہیں ہے۔ تمام نوع انسانی کیلیے اور ہمیشہ کیلیے اب یہی ایک راستہ ہدایت اور نجات کا راستہ ہے۔ جو اس کو اختیار نہ کرے گا اس کا انجام دنیا میں گمراہی اور آخرت میں خسران کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (الاعراف - ۲۰)	کہدو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔
وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (الانعام - ۲)	اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ تمکو اور ان سب لوگوں کو خبردار کروں جن تک یہ پہنچے۔
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (السبا - ۳)	اور اے محمدؐ! ہم نے تمکو تمام ہی انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بناکر بھیجا ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ (البقرہ - ۲۵)	اے انسانو! تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (النساء - ۲۳)	اے انسانو! یہ رسول تمہارے پاس خدا کی طرف سے حق کیساتھ آیا ہے۔ ایمان لاؤ کہ اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ اور اگر کفر کروگے تو جان رکھو کہ خدا آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔
وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ (البقرہ - ۱۲)	اے محمد! ہم نے تمہاری طرف کھلی کھلی آیتیں بھیجی ہیں اور ان کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو نافرمان ہیں۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ - ۱۲۱)

اور جو اس کا انکار کریں وہی نامراد ہونگے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ .... وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ (العنکبوت - ۵)

اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی .... اور ہماری آیتوں کو ماننے سے صرف کافر ہی انکار کرتے ہیں۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور - ۹)

پس خوف کریں وہ لوگ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، کہ کہیں وہ کسی فتنے میں نہ پڑ جائیں یا کہیں کوئی سخت عذاب انکو نہ آلے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ (محمد - ۱)

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اس ہدایت کو مان لیا جو محمدؐ پر اتاری گئی ہے کہ وہی انکے پروردگار کی طرف سے حق ہے، انکے گناہ خدا نے معاف کر دیئے اور انکا حال درست کر دیا۔ یہ اسلیے کہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کا اتباع کیا۔ اور جو ایمان لائے انہوں نے اس حق کا اتباع کیا جو انکے پروردگار کی طرف سے ہے۔

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ

اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر کو تمہاری آگاہی کیلیے بھیجا ہے۔ وہ تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیات سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکی سے

إِلَى النُّورِ (الطلاق - ۲)

نکال کر روشنی میں لائے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ...... فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ (آل عمران - ۴)

اے محمدؐ! کہدو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خدا بھی تم سے محبت کریگا ...... اور اگر وہ اس سے باز رہیں تو بے شک اللہ کافروں سے تو محبت نہیں کرتا۔

یہ زور جو مذکورۂ بالا آیات میں نظر آتا ہے، یہ صرف اُسی کلام میں ہو سکتا ہے جسکے قائل کو اپنے صادق اور حق ہونے کا پورا پورا علم ہو، اور جو اپنے علم کے مطابق نوعِ انسانی کی اصلاح کا محکم ارادہ رکھتا ہو۔ ایسے کلام کی قدر وہ کمزور اخلاقی طاقت رکھنے والے لوگ کیسے کر سکتے ہیں جو صداقت کا علم الیقین بھی نہ رکھتے ہوں، اور پھر دنیا میں ہر ایک کو خوش بھی رکھنے کے متمنی ہوں۔ وہ تو بڑی سے بڑی بات جو کہہ سکتے ہیں وہ یہی ہوگی کہ بھائیو! سب اچھے اور سب سچے!

”سچ“ کے بجائے ”صدق“

یکم مئی ۳۵ء سے ۱۷×۲۷/۴ ۲۰ پونڈ سفید چکنے کاغذ پر ہر مہینہ کی یکم۔ گیارہ اور اکیس کو شائع ہوتا ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ صاحبِ ذوق حضرات جو مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے طرزِ انشاء کے عاشق ہیں اور آپکے مخصوص دلنشین طرزِ صحافت کیلیے آپکے اخبار سچ کے بند ہونیکے بعد سے بیتاب تھے۔ اس مژدہ کو صحیح معنوں میں مژدہ سمجھینگے۔ لہذا شائقین حضرات اپنا اپنا چندہ قیمتی للعہ روپیہ جلد روانہ فرما کر خریداران کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرالیں ورنہ بعد کو پچھلے پرچہ دستیاب نہ ہونے پر پچھتانا پڑیگا

”صدق“ ہر اعتبار سے سچ سے بڑھا ہوا ہے۔ معنوی حیثیت سے مضامین قرآنی کا اضافہ۔

سالانہ چندہ (للعہ) ترسیل زر بنام منیجر اخبار ”صدق“ نمبر ۴۲ ہیوٹ روڈ۔ لکھنؤ